مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوت

کراچی

مرزا غلام احمد قادیانی تیس
دجالوں میں سے ایک ہے، جس نے یہود و نصاریٰ
کے اشارے اور تعاون سے اسلام اور مسلمانوں میں
زبردست فتنہ پیدا کیا۔ حضور علیہ السلام کی امت کو نقب
لگا کر اس سے ایک الگ جماعت بنالی۔ انگریزوں
کی خوشنودی حاصل کرنا اور ان کے خلاف
"جہاد حرام ہے" کا اعلان کیا

جلد نمبر ۳

۱۳ تا ۱۹ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ اگست ۱۹۸۴ء

شمارہ نمبر ۱۰

خصائل نبویؐ برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام رات کو قصہ گوئی میں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۲ قالت الثانیه ۔ زوجی لا اثیر خبرہ انی اخاف ان لا اذرہٗ ان اذکرہ اذکر عجرہ وبجرہ

۲۔ ت ۔ دوسری بولی کہ میں اپنے خاوند کی بات کروں تو کیا کہوں ۔ اس کے متعلق کچھ کہہ نہیں سکتی ، مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر اس کے عیوب شروع کروں تو پھر خاتمہ کا ذکر نہیں اگر کہوں تو ظاہری اور باطنی عیوب سب ہی کہوں

فائدہ ۔ مقصود یہ ہے کہ اس کے عیب گنوں تو کہاں تک گنوں سراپا عیب ہے کسی میں دو چار عیب ہوں تو ان کو گنوا بھی دے اور جس میں عیوب ہی عیوب ہوں کہاں تک گنوائے کس کس کو جتائے اتنی لمبی داستان ہے کہ سننے والے اکتا جائیں ۔

بعض شراح نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اس نے معاہدہ کے خلاف اپنے خاوند کی بات کہنے سے انکار کر دیا مگر صحیح یہ ہے کہ اس نے مختصر الفاظ میں سب ہی کچھ کہہ دیا کہ وہ مجسمہ عیوب ہے اس کے عیوب شمار سے باہر ہیں ۔

۳۔ قالت الثالثه ۔ زوجی العشنق ان انطق اطلق وان اسکت اعلق ۔

۳۔ تیسری بولی کہ میرا خاوند لمڈھینگ ہے یعنی بہت زیادہ لمبے قد کا آدمی ہے اگر میں کبھی کسی بات میں بول پڑوں تو فوراً طلاق ، اگر چپ رہوں تو ادھر میں لٹکی رہوں

فائدہ ۔ اس کے زیادہ لمبے ہونے کو یا تو اس لیے ذکر کیا کہ مشہور قول کے موافق یہ بے وقوفی کی علامت ہوتی ہے اور اگلا کلام اس کی بے وقوفی کا بیان ہے یا اس لیے ذکر کیا کہ بدصورت بھی ہے منارہ کی طرح لمبا جو بلا مناسب مٹاپے کے بدنما ہوتا ہے اور بدخلق بھی ہے کہ اگر کوئی بات بھی زبان سے نکالوں ، کوئی ضرورت ہی ظاہر کروں فوراً طلاق دے دے اور چپ رہوں ، کوئی ضرورت اس پر ظاہر نہ کروں تو خود سے کسی بات کی پرواہ ہی نہیں ہے بس یوں ہی ادھر میں لٹکی رہتی ہوں نہ ہوں نہ شوہر والیوں میں شمار کہ شوہروں جیسی کوئی بات ہی نہیں اور نہ بے شوہر والیوں میں کہ کوئی دوسری جگہ تلاش کروں ، بعض روایات میں اس عورت کے بیان میں ایک جملہ اور بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میں ہر وقت ایسی رہتی ہوں جیسے کوئی تیز تلوار کی دھار کے نیچے ہو کہ ہر وقت فکر سوار کہ نہ معلوم کب کام تمام ہو جائے

(۴) قالت الرابعة ۔ زوجی کلیل تهامة لاحرٌ ولا قرٌّ ولا مخافة ولا سامة ۔

۴۔ چوتھی نے کہا کہ میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح معتدل مزاج ہے نہ گرم ہے نہ ٹھنڈا نہ اس سے کسی قسم کا خوف ہے نہ ملال ۔

فائدہ ۔ یعنی معتدل مزاج ہے نہ زیادہ چاپلوسی کرتا ہے نہ بیزار رہتا ہے ، نہ اس کے پاس رہنے سے خوف ہوتا

باقی صفحہ ۲۳ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۳

ختم نبوت

شمارہ نمبر ۱۰

فہرست

۱	خصائل نبوی ؐ	حضرت شیخ الحدیثؒ ۲
۲	ابتدائیہ	عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۵
۳	جھوٹ کا پیغمبر	حضرت مولانا محمد اقبال رنگونی ۷
۴	کاروانِ ختم نبوت	منظور احمد الحسینی ۱۸
۵	اسٹیٹ لائف میں قادیانیوں کی دھاندلیاں	۲۲

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ــــ ۷۰ روپے
ششماہی ــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۴۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: A/۲۰ ساٹھ مینشن
ایم ۔ اے جناح روڈ ۔ کراچی ۔

داخلہ

جَامِعَہ تعلیمات اِسلامیّہ فیصل آباد

کے درج ذیل شعبوں میں پرائمری، مڈل پاس اور دینی مدارس کے طلباء کا داخلہ شروع ہے!

شعبے:۔ المتوسط، ثانویہ، العالیہ، الفضیلۃ (تخصص)

امتیازی خصوصیات

- جامعہ تعلیمات اسلامیہ میں مکمل دینی تعلیم کے ساتھ بی۔اے تک کے پورے نصاب کا اہتمام۔
- یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے جامعہ کی سند ایم اے عربی کے برابر تسلیم شدہ۔
- اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے جامعہ تعلیمات کا معادلہ ہوچکا ہے اور اس کی بنیاد پر یونیورسٹی کے شعبوں میں داخلہ کی سہولت

طبیب بننے دینی طلبہ کیلئے

دینی مدارس کے فاضل حضرات کے علاوہ الثانویہ یا موقوف علیہ کے مستند حضرات جامعہ طبیہ اسلامیہ میں داخلہ حاصل کریں!
نیز اعدادی کلاس شوال کے وسط تک شروع ہو رہی ہے امیدوار بلاتاخیر درخواستیں مع فوٹو اسٹیٹ اسناد اور اخلاقی سرٹیفکیٹ ۲۰ شوال المکرم (۱۹ جولائی) تک بھجوادیں، داخلہ "پہلے درخواست پہلے داخلہ" کی بنیاد پر ہوگا۔

تعلیم ۱۱ شوال سے شروع

عبدالرحیم اشرف جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد" فون نمبر ۲۳۰۲۱ — ۵۰۳۸۲

خالص اور سفید ——— صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ) کراچی

اداریہ

سُرخ سامراج اور قادیانی گٹھ جوڑ

خبر آئی ہے کہ ببرک کارمل انتظامیہ نے قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینے کی پیشکش کی ہے اگرچہ قادیانیوں کے ایک ترجمان نے اس خبر کو غلط قرار دے دیا ہے۔ کہ "ہمارا نہ تو دائیں بازو سے تعلق ہے اور نہ بائیں بازو سے اور یہ کہ ہم محب وطن ہیں" اس تردیدی بیان سے اس خبر کی اہمیت کم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ ہمارے شکوک و شبہات اور بڑھ جاتے ہیں کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے اس چھوٹی خبر میں دیکھا جانے تو بہت سے راز پنہاں ہیں۔ خبر کے متن کو پہلے ملاحظہ فرمائیے اور اندازہ لگائیے کہ قادیانیوں کے عزائم کیا ہیں؟

"کوئٹہ ۲۴ر جولائی (نمائندہ جنگ) کارمل انتظامیہ نے قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینے کی پیش کش کر دی ہے افغانستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق افغان حکومت نے ایک قادیانی عبدالباسط کو افغانستان میں رہنے کی اجازت دی ہے۔ اور قادیانیوں کو پیشکش کی ہے کہ وہ افغانستان میں پناہ لے سکتے ہیں۔ افغان حکومت نے پاکستان میں قادیانیوں کو بائیں بازوں کے انتہاپسندوں سے تعلقات بڑھانے کی ہدایت بھی کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کا بڑا لیڈر افغانستان فرار ہونے کی کوشش کر رہا ہے"

(روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۲۵ر جولائی ۱۹۸۴ء صفحہ ۱)

اس خبر کو پڑھ کر بہت سے سوالات ذہن پر ابھرتے ہیں کہ ببرک کارمل انتظامیہ اور قادیانیوں کے درمیان رشتہ جوڑنے والا کون ہے؟ دونوں ایک دوسرے سے کیا چاہتے ہیں؟ ببرک انتظامیہ پاکستان کے قادیانیوں کے ذریعہ کیا مفاد حاصل کرنا چاہتی ہے!

قادیانیوں نے اگر سُرخ سامراج کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا ہے تو یہ بات اہل وطن کے لئے نئی نہیں ہے۔ قادیانی پہلے بھی عالمی استعماری طاقتوں کے ایجنٹ ہونے کی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے۔ اب ہزار بار تردید کریں کہ ان کا ببرک کارمل انتظامیہ سے کوئی تعلق نہیں —— ان کا انکار بے معنی ہے۔ اس لئے کہ ہمارے پاس صاف اور واضح شہادتیں ایسی موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی ٹولہ اپنے مفاد کے حصول کے لئے سُرخ سامراج کی طرف رُخ کر رہے ہیں۔

گذشتہ نومبر ۱۹۸۳ء میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کا لیکچرار جس کو ملک میں تخریب کاری اور ببرک کارمل کی حمایت میں لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا۔ وہ قادیانی تھا اس کا نام جمیل احمد ہے وہ قادیانیوں کے سابق سربراہ حکیم نورالدین کا پوتا تھا۔ اس کے علاوہ گذشتہ دو سال قبل مدیر اُردو ڈائجسٹ لاہور الطاف حسن قریشی نے اپنے ایک مضمون بعنوان "تخریب کاروں کی پناہ گاہیں" میں ایک اہم انکشاف کیا تھا۔ وہ درج ذیل ہے۔

"سرحد میں قلندر مومن کا نام سبھی نے سنا ہے۔ یہ صاحب پہلے کسی اخبار میں کام کرتے تھے۔ پھر ایک اہم درگاہ

میں چلے گئے۔ اپنی تحریروں سے نوجوانوں کا خون گرماتے رہے اور ایک دن کابل جا پہنچے سنا ہے آجکل وہ تخریب کاروں کے جتھے تیار کرتے ہیں اور پاکستان بھیج رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کا تعلق احمدیہ جماعت سے ہے،، (ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ جلد ۲۲ شمارہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۹)

اب قادیانیوں کی طرف سے یہ کہنا کہ ہم محب وطن ہیں اور ہم کسی بھی بازو سے تعلق نہیں رکھتے، کہاں تک درست ہے؟ ببرک کارمل انتظامیہ اور قادیانی ٹولہ دونوں پاکستان کی تباہی و بربادی پر متفق ہیں۔

یہ یاد رہے کہ جب سے قادیانیوں کو پاکستان میں آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا ــــ قادیانیوں کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا اور خصوصاً صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے جاری کردہ "قادیانی آرڈی ننس" کے بعد تو وہ اپنے مرکز کو کسی اور جگہ منتقل کرنے پر (جیسا کہ اخبارات میں بھی آجکل) سنجیدگی سے سوچ رہے ہیں۔ اور موجودہ قادیانی سربراہ کا لندن فرار ہونا اس کا ثبوت ہے۔ ۱۹۷۴ء کے بعد سے اگرچہ اپنا بستر باندھ چکے تھے اور ان کے کچھ افراد پہلے ہی مغربی جرمنی پہنچ چکے تھے لیکن کسی نامعلوم وجوہ پر یہ سلسلہ رک گیا۔ اور اس کے بعد قادیانی لیڈروں نے تین نکتوں پر غور کرنا شروع کر دیا۔

- مملکت خداداد پاکستان کی حکومت پر قبضہ کرنا
- اپنا مرکز پاکستان سے باہر منتقل کرنا
- مملکت خداداد پاکستان کی تباہی

قادیانیوں کے نزدیک پہلے نکتے پر عمل کرنا آسان نہیں۔ انہوں نے پہلے بھی پاکستان کے مسلمانوں کو خوب آزمایا ہے (صرف چوہدری ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ کی گدی سے ہٹانے کیلئے دس ہزار سے زائد مسلمانوں نے قربانیاں دیں، اب نوکروڑ مسلمانوں سے مقابلہ آسان نہیں۔ اس لئے یا تو اپنا مرکز باہر منتقل کر دیا جائے یا پھر ملک کو تباہ کر دیا جائے (آدھے پاکستان کو وہ پہلے تباہ کر چکے)

اس وقت ایک اہم نکتہ جس پر حکومت سمیت تمام مسلمانوں کو غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب سُرخ سامراج افغانستان میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہی ہے اور مجاہدین افغانستان اس کا مقابلہ کر رہے ہیں، دوسری طرف لاکھوں افغان مہاجرین پاکستان میں پناہ لینے پر مجبور ہیں ــــ ببرک کارمل انتظامیہ کی طرف سے قادیانیوں کو سیاسی پناہ کی پیشکش کرنا کیا معنی رکھتا ہے! جبکہ افغانستان وہ ملک ہے جہاں کے لوگوں نے قادیانیت کو کبھی برداشت نہیں کیا۔ جولائی ۱۹۰۳ء میں مولوی عبداللطیف اور اس کے ایک شاگرد کو قادیانیت قبول کرنے پر مرتد قرار دے کر سنگسار کر دیا تھا۔

اس کے علاوہ نعمت اللہ قادیانی، جولائی ۱۹۲۴ء میں افغانستان میں پکڑا گیا اس پر جاسوسی اور ارتداد ثابت ہونے پر سنگسار کر دیا گیا۔ اسی طرح فروری ۱۹۲۵ء میں دو اور قادیانی ملا عبدالحلیم اور ملا نور علی قادیانی کو اسی جرم میں پھانسی دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے کچھ اس طرح سازش کی کہ افغان پاک تعلقات اسی زمانے سے کشیدہ چلے آرہے ہیں ــــ۔

یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی ٹولہ اپنے مفاد کے حصول کی خاطر سُرخ سامراج کے ساتھ گہرا رشتہ قائم کرنے پر مجبور ہیں۔ کمیونسٹوں کو پاکستان میں جاسوسی کرنے کے لئے اپنے آلہ کار کی ضرورت ہے اور اس معیار پر قادیانی ٹولہ پورا اترتا ہے۔ قادیانیوں کی سابقہ تاریخ سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ وہ اسلام اور عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے ہر طاقت کا ساتھ دینے کو تیار ہے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

جھوٹ کا پیغمبر

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی ۔ مانچسٹر

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد :۔

روزنامہ "جنگ لندن" کی یکم مارچ ۸۳ء کی اشاعت میں مولانا شاہ احمد نورانی کے دوستوں نے ایک خبر شائع کی تھی کہ مولانا نورانی صاحب کے دورہ افریقہ کے دوران آٹھ ہزار احمدی مسلمان ہوگئے، اس خبر کی تردید کرتے ہوئے لندن سے قادیانی گروہ کے امام مبارک احمد نے مولانا نورانی کو چیلنج دیا کہ اگر مولانا نورانی آٹھ ہزار کی بجائے صرف آٹھ افراد کا نام بھی پیش کردیں تو ان کے اس دعویٰ کو صحیح سمجھ لیا جائے گا!

(روزنامہ جنگ ۹ مارچ)

قادیانیوں کے اس چیلنج کا حضرت مولانا حافظ محمد اسلم نے دفتر البلال سے جواب شائع کردیا تھا اور ان کے چیلنج کو مندرجہ ذیل شرط کے ساتھ قبول کیا کہ :۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ پچاس حصوں میں پیش کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اور اس پر خطیر چندہ بھی وصول کیا۔ کتاب کے پانچ حصے جب پورے ہوگئے تو اعلان کردیا کہ پانچ اور پچاس میں صرف صفر کا فرق ہے! (دیکھئے براہین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ ص ۹) اور ظاہر ہے کہ صفر کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی امام مبارک احمد نے آٹھ ہزار کے تین صفر اسی اصول پر بے قیمت ٹھہرائے ہیں، پچاس کی قیمت لے کر پانچ دینا یہ کسی اخلاقی اور شرعی ضابطے سے درست نہیں، اگر قادیانی امام اپنے نبی کے اس عمل کو حق بجانب ثابت کردیں تو ہم سینکڑوں نومسلموں میں سے آٹھ نام ضرور پیش کریں گے جو قادیانیت سے توبہ کرکے مسلمان ہوئے

قادیانی جماعت کی طرف سے ہمارے اس چیلنج کا کوئی جواب نہیں دیا گیا مگر مرغے کی ایک ٹانگ کے مصداق قادیانی گروہ کے ایک مبلغ محمد شریف اشرف نے ایک پمفلٹ بنام "مولانا شاہ احمد نورانی اور ان کے رفقاء کا اضطراب" شائع کیا، جس کی اشاعت ملک بھر میں کی گئی، اس وقت احقر نے اس کا جواب روزنامہ جنگ لندن کو روانہ کردیا تھا، لیکن اخبار مذکور نے ہماری چند سطور کو جگہ نہ دی۔ امسال دوبارہ اس پمفلٹ کو کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ اس میں بھی مولانا نورانی صاحب کو دوبارہ مناظرہ و مباہلہ کا چیلنج دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مولانا نورانی مسلسل جھوٹ بول رہے ہیں، قادیانی مبلغ نے نہ صرف مولانا نورانی صاحب پر الزام لگایا ہے بلکہ ان تمام مسلمانوں سے جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ درپردہ ایک قسم کا مذاق اڑایا ہے

اس لئے ہم اسلام کے نام پر اس پمفلٹ کا جواب دے رہے ہیں:۔

قادیانیوں کے مبلغ محمد شریف اشرف رقمطراز ہیں :۔

"یہ عجیب بات ہے کہ ورلڈ اسلامک مشن کے صدر اپنے رفقاء کے ہمراہ خدمت اسلام کے اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے گھر سے نکلے تھے مگر اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جو زادراہ لیا وُہ جھوٹ کے سوا کچھ نہ تھا اسلام کا خُدا جھوٹ سے نفرت کرتا ہے، اسلام کا رسُول جھوٹ سے بچنے کی بُرزور تاکید کرتا ہے اور اسلام کی شریعت اسی جھوٹ کو مٹانے کے لئے نازل کی گئی ہے مگر یہ کیا ہوا کہ پاسبانِ اسلام کا دعویٰ کرنے والے اپنے ہر قول و فعل کی بنیاد جھوٹ پر رکھ کر اسلام کی کونسی خدمت کرنا چاہتے ہیں؟

ایں چہ بوالعجبی است۔

مولانا نورانی صاحب اپنے حالیہ دورہ افریقہ، سورینیشن اور یورپ میں جو خدمتِ اسلام بجالائے۔ وہ یہ تھی کہ مولانا کے ہاتھ پر اس دورہ میں آٹھ ہزار احمدی مسلمان ہوگئے، پھر جب اس کی حقیقت پوچھی گئی تو یہ بیان دیا کہ اب تک مولانا کے ہاتھ پر ۴ ہزار قادیانی مسلمان ہوچکے ہیں، جب اس کی بھی خبر لی گئی تو بیان جاری ہوا کہ چار سو قادیانی مسلمان ہوچکے ہیں۔ نہ معلوم اس اخباری خبر کی کیا حقیقت ہے مگر ذہن اس حقیقت سے آشنا ہو جاتا ہے کہ ایسے بیانات مولانا کی نوکِ زبان سے جھڑتے ہیں ورنہ وہ ان خبروں کی تردید شائع کر دیتے، مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا بس یہ مولانا ہی کی لن ترانیاں ہیں۔

(اضطراب ص۱)

آگے تحریر کرتے ہیں کہ:۔

جمیل احمد صاحب بٹ کنوینر ویلڈ اسلامک مشن لندن نے جواب دیا کہ ہم ایک احمدی کا نام اور پتہ بتلا سکتے ہیں جو احمدیت سے منحرف ہوا ہے بات بڑی صاف اور واضح اور سادہ تھی کہ وہ آٹھ نام مع کوائف شائع کر دیتے ــ مگر جواب ندارد ص۲

چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں کہ:۔

مولانا نورانی صاحب کو متعدد مقامات پر جماعت احمدیہ کے افراد انہیں مناظرہ کے چیلنج سے آگاہ کرتے رہے اور اس چیلنج پر مشتمل خط ان کے ہاتھ میں تھماتے رہے، اور مولانا نے انہیں پڑھا بھی مگر مولانا کے کان تک جوں نہ رینگی اور نہ ہی ان کا ضمیر تلملایا۔ ص۱

آخر میں لکھتے ہیں کہ:۔

مولانا خدا سے کچھ تو ڈریں ان ممالک میں جہاں ہر قسم کی آزادی ہے وہاں جھوٹ بولنے کی بھی آزادی ہے اور آپ نے اس آزادی سے فائدہ اٹھایا اور خوب جھوٹ بولا۔ مگر خدارا اپنا مقام، اپنی پوزیشن دیکھیں کہ کس دین کی خدمت کرنے آئے تھے مگر حربہ ایسا ہی ہاتھ میں لیا یعنی جھوٹ، جھوٹ اور مسلسل جھوٹ اور وہ بھی سیرت النبیؐ کے جلسہ میں۔ کیا یورپ کے لوگ آپ کے اس رویہ سے یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب نہیں کہ اسلامی تعلیم کی بناء جھوٹ پر ہے۔ اس حقیقت سے آپ بخوبی واقف ہیں کہ آپ کے ہاتھ پر آٹھ ہزار تو کیا، آٹھ سو کیا، چار سو کیا، صرف آٹھ احمدی بھی منحرف نہیں ہوئے، ص۳

قادیانی مبلغ نے اپنے اس آٹھ صفحے کے مضمون میں مولانا نورانی اور ان کے رفقاء کو بار بار جھوٹا ثابت کیا ہے اور مناظرہ و مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اور لکھا ہے کہ مولانا جھوٹ اور مسلسل جھوٹ بول رہے ہیں۔

لیکن قطع نظر اس سے کہ مولانا نورانی صاحب نے جھوٹ بولا یا نہیں؟ ہم قادیانیوں سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا جھوٹ، جھوٹ اور مسلسل جھوٹ مولانا نورانی صاحب نے بولے ہیں یا بانی قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے رفقاء بھی اس حرکت کے مرتکب ہوئے ہیں، جب مولانا نورانی صاحب کے اس جھوٹ پر احتجاجی پمفلٹ شائع کیا جاتا ہے اور مباہلہ و مناظرہ کا چیلنج دیا جاتا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے رفقاء کی اس حرکت شنیع پر اظہار نفرت کیوں نہیں کیا جاتا۔ ایں چہ بوالعجبی است

> خرد کا نام جنوں رکھ لیا جنوں کا خرد ۔ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

سردست قادیانیوں کی ظرافت طبع کیلئے مرزا غلام احمد کی چند جھوٹی پیش گوئیاں اور قرآن و حدیث پر افتراء پردازی کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں نیز فیصلہ بھی انہیں پر چھوڑتے ہیں اس لئے کہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ

"بدخیال لوگوں کو واضح ہے کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۸ طبع لاہور)

اب جھوٹ کا پیغمبر کس کس طرح جھوٹی پیش گوئیاں کرکے اپنی امت کو بڑھانا چاہتا ہے، اسے بھی ملاحظہ کیجئے:

(۱) محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی

مرزا صاحب کی چچا زاد بہن کی ایک لڑکی تھی جس کا نام محمدی بیگم تھا اس کا والد کسی ضروری کام کے لئے مرزا صاحب کے پاس آیا، پہلے مرزا صاحب نے شخص مذکور کو حیلوں بہانوں سے ٹالنے کی کوشش کی مگر جب وہ کسی طرح بھی نہ ٹلا تو مرزا صاحب نے توا گرم ہے۔ سمجھ کر ایک عدد پیشگوئی

کردی کہ:۔

"خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ الہام ہوا کہ تمہارا کام
اس شرط پر ہو سکتا ہے کہ بڑی لڑکی کا نکاح مجھ سے
کردو۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۳)

مگر وہ شخص غیرت مند تھا۔ مرزا صاحب کی یہ شرط سن کر چلا گیا اور واپس نہ آیا، مرزا صاحب نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح بھی وہ لڑکی ان کے قبضے میں آ جائے اس لئے ہر جائز و ناجائز طریقے استعمال کئے مگر بے سود۔ مجبور ہو کر ایک وعدہ اور پیش گوئی الہام الٰہی کے نام سے شائع کر دی کہ۔

"ہر روک دور کرنے کے بعد اس لڑکی کو خدا تعالیٰ اس عاجز
کے نکاح میں لاوے گا۔" (ص۱۹۵)

مگر افسوس کہ مرزا صاحب کا نکاح اس لڑکی سے نہ ہو سکا اور محمدی بیگم کا نکاح سلطان نامی ایک شخص سے ہو گیا: مرزا صاحب کے حواریوں کو اس سے بہت خفت کا سامنا کرنا پڑا۔ خود مرزا صاحب بھی اپنے حواریوں کی کیفیت سے واقف تھے، چنانچہ مرزا صاحب نے ایک اور الہام تراشا اور یوں اعلان کیا کہ:۔

"نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے
نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں
سکتی"

اور آگے اپنا الہام پیش کیا اور کہا کہ اگرچہ اس عورت کا نکاح سلطان محمد سے ہو گیا ہے مگر یہ عورت میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ الہام یہ ہے:۔

"میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا
اور تجھے دوں گا۔ اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی"
(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ ص۴۳ طبع ربوہ)

مگر مرزا صاحب کے تمام الہامات جھوٹے ثابت ہوتے رہے اس لڑکی کا نہ نکاح میں آنا تھا نہ آئی، مرزا صاحب بالکل بے بس ہو گئے اور دعا کرنے لگے کہ احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے ظاہر فرما کہ۔

"جو خلق اللہ پر حجت ہو، اور اگر اے خداوند یہ
پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں تو مجھے نامرادی
اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر" (حوالہ بالا ص۱۱۶)

بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ اس اشتہار اور اس مونہہ سے جتنے بھی الہامات آئے تھے سارے کے سارے جھوٹ کا پلندہ تھے آخر تک وہ عورت مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آ سکی۔ بالآخر مرزا صاحب ہی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ملک عدم سدھار گئے ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

اگر ہم مرزا صاحب کی اس جھوٹی پیش گوئی پر مرزا صاحب ہی کی ایک تحریر پیش کر دیں تو کسی قادیانی کو چیں بجبیں ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں تو حضرت صاحب کا ایک اور الہام سمجھ کر قبول کر لینا چاہئے۔ بہرحال مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں (اور اس پر ہمارا بھی صاد ہے) کہ:۔

"ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے
بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو شخص
اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے، اپنے
مکر سے، اپنے فریب سے ان کے پورے ہونے کی
کوشش کرے اور کرائے"
(سراج منیر ص۴۳ طبع قادیان)

قادیانی مبلغ سے التماس ہے کہ اپنے مذہب پر ایک بار پھر سے نظر ثانی کر لیں تاکہ بعد میں ندامت اور پشیمانی نہ ہو ؎

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
ہوتا ہے جو خراب وہ تیرا ہی گھر نہ ہو

(۲) "مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی موت کی پیشگوئی"

مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی قصر نبوت کو ڈھانے میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی کوششوں کا بھی بہت زیادہ حصہ ہے، مرزا غلام احمد اور ان کے حواری حضرت مولانا امرتسری سے سخت پریشان تھے اور خوف نے اتنا جکڑ لیا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت مولانا کے بارے میں بھی ایک جھوٹا الہام تراشنا پڑا اور جھوٹ کے پیغمبر نے مولانا کو مخاطب کرکے لکھا کہ:۔

"مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد
کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری
نسبت شہرت کرتے ہیں کہ یہ شخص مفتری، کذاب
اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود
ہونے کا سراسر افتراء ہے میں نے آپ سے بہت دکھ

اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی سخت لفظ نہیں ہو سکتا، اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے دشمنوں کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے، اور اگر میں کذاب و مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل و کرم سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسانوں کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے .... اے اللہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی ہی میں دنیا سے اٹھا لے"۔ الخ (تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۰)

جھوٹ کے پیغمبر کی یہ جھوٹی پیشگوئی صحیح نکلی یا غلط؟ اس کے لئے ان دونوں حضرات کی تاریخ وفات دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی اور وہ موت مرا جو انسانی ہاتھوں میں نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں میں ہے۔ (یعنی ہیضہ، طاعون، وغیرہ) مرزا صاحب مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو موت کے طاقتور پنجہ میں آگئے جب کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مرزا کی وفات کے بعد چالیس سال کا طویل عرصہ بقید حیات رہے پھر پاکستان میں مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۴۸ء کو بمقام سرگودہا میں انتقال فرمایا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

؎ چلی تھی برچھی کسی پہ کسی کے آن لگی۔

اب قادیانی مبلغ بتائیں گے کہ جھوٹ اور مسلسل جھوٹ کس نے کہا معلوم نہیں اس جھوٹ میں مرزا صاحب کا ٹیچی ٹیچی فرشتہ بھی شریک تھا یا نہیں؟ بہرحال مرزا صاحب کو اپنی تحریروں کی روشنی میں ہی کاذب مان لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ مرزا صاحب لکھ چکے ہیں کہ:۔

"جس قدر بطور نمونہ کے میں نے پیشگوئیاں بیان کی ہیں۔ وہ حقیقت میرا صدق یا کذب آزمانے کیلئے بھی کافی ہیں" (ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۳۱)

؎ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آگیا

(۲) عیسائی مناظر عبداللہ آتھم کی موت کی پیشگوئی

مرزا صاحب نے ایک عیسائی مناظر عبداللہ آتھم پادری سے امرتسر میں مناظرہ کیا اور جب مناظرہ جاندار اور نتیجہ خیز ثابت نہ ہوا تو مرزا صاحب نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو ایک عدد اور پیشگوئی فرما دی۔

"میں اسوقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر پیشگوئی جھوٹی نکلی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کریگا ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا زمین و آسمان ٹل جائیں۔ پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی" (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸ ماخوذ از قادیانی مذہب صفحہ ۳۲۶)

مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق آتھم کی موت کا آخری دن ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء قرار پایا، جوں جوں دن قریب آتے رہے مرزا صاحب کی حالت قابل دید تھی کبھی خود دعا کر رہے ہیں اور کبھی دعا کے لئے کہہ رہے ہیں۔

؎ حضرت مولانا امرتسریؒ نے مرزا صاحب کو گالی کبھی نہیں دی، مرزا صاحب یہاں بھی جھوٹ بول رہے ہیں! م۔

آتھم مر جائے ۔ مرزا صاحب رستم علی کو لکھتے ہیں کہ:

"نہایت نازک وقت آ پہنچا اب تو صرف چند روز پیشگوئی میں رہ گئے ہیں، دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان سے بچا دے ، شخص معلوم فیروزپور میں ہے اور تندرست و فربہ ہے ..... مولوی صاحب کو بھی لکھیں کہ اس دعا میں شریک رہیں"۔ خاکسار غلام احمد از قادیان

(۲۴ اگست ۱۸۹۴ء)

جب موت کی پیشگوئی کا آخری دن آ پہنچا تو اس وقت مرزا صاحب نے وظیفے اور عمل بھی کئے مرزا صاحب کے لڑکے بشیر احمد لکھتے ہیں کہ:۔

"وظیفہ ختم کرنے کے بعد ہم دہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے، کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے، اور فرمایا کہ یہ دانے کسی غیر آباد کنویں میں ڈالے جائیں گے اور فرمایا کہ جب میں دانے پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہئے ۔ الخ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۵۹)

مرزا صاحب کے دوسرے لڑکے محمود احمد بھی کہتے ہیں کہ:۔

"جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب و اضطراب سے دعائیں کی گئیں، میں نے تو محرم کا ماتم بھی اتنا سخت کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور دوسری طرف بعض نوجوان اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں اسی طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کئے، ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ آتھم مر جائے یا اللہ آتھم مر جائے مگر اس کہرام اور آہ و زاری کے نتیجہ میں آتھم تو نہ مرا۔" (الفضل قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء ماخوذ از ملت اسلامیہ کا موقف صفحہ ۲)

یعقوب علی عرفانی قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ لوگ نمازوں میں چیخ چیخ کر رو رہے ہیں کہ اے خداوندا ہمیں رسوا مت کر۔ غرض ایک کہرام بپا رہا ہے اور غیروں کے رنگ بھی فق ہو رہے تھے۔" (سیرت مسیح موعود)

مرزائیوں کے اس ماتم شدید اور آہ و زاری، چیخ و پکار ان کے کچھ کام بھی نہ آسکی آتی بھی کیوں اس لئے کہ قرآنی فیصلہ ہے (وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ پ۱۳ ترجمہ: کافروں کی دعا محض بے اثر ہے) اور عبد اللہ آتھم ایسا سخت جان نکلا کہ وہ نہ مرا بلکہ وقت موعود گذر نے پر اس نے مرزا صاحب کو خط لکھ کر ان کے ہوش و حواس ٹھکانے کئے اور کہا کہ میں تندرست و فربہ ہوں اور آپ نے جو میری موت کی پیش گوئی کی تھی وہ غلط ثابت ہوئی۔ (دیکھئے اخبار وفادار لاہور ستمبر ۱۸۹۴ء ۔ قادیانی مذہب صفحہ ۳۲۶)

قادیانی مبلغ کو اپنا ہی یہ ارشاد یاد ہوگا کہ:۔

"کیا یورپ کے لوگ آپ کے اس رویہ سے یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب نہیں کہ قادیانیت کی بنا جھوٹ پر ہے"۔ (صفحہ ۹ ترمیم)

سو قادیانی گروہ کو چاہئے کہ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ان کا آقا و مرشد کس طرح جھوٹ بولتا تھا اور اپنے اس جھوٹ کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے سے بھی نہیں چوکتا تھا ۔

دنیا کو اپنی سوچ کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

عبد الحکیم خان کی موت کی پیش گوئی

مرزا غلام احمد اپنی آخری کتاب چشمۂ معرفت (جو ان کے مرنے سے صرف گیارہ دن قبل شائع ہوئی تھی) میں لکھتے ہیں کہ:۔

"کئی دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام و نشان نہ رہا ۔ اب آخری دشمن ایک اور پیدا ہوا جس کا نام عبد الحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے۔ ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے، جس کا دعویٰ ہے کہ میں ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک مر جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کا نشان ہوگا ...... مگر خدا تعالیٰ نے اس پیش گوئی کے مقابل مجھے خبر دی ہے کہ وہ (یعنی خان صاحب) خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک

کرے گا، جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے
خدا اس کی مدد کرے گا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱)
یہ مرزا صاحب کی اپنی عمر کی آخری پیش گوئی میں سے ایک ہے۔ مگر افسوس کہ وہ بھی جھوٹی ثابت ہوئی خان صاحب کی پیش گوئی کے مطابق تو مرزا صاحب ۴ راگست ۱۹۰۸ء سے پہلے پہلے مرگئے (اس لئے کہ مرزا صاحب کی وفات ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء ہے) اور ڈاکٹر صاحب مرزا کے مرنے کے بعد گیارہ سال تک زندہ رہے اور ۱۹۱۹ء میں فوت ہوئے۔ مرزا صاحب کی یہ پیش گوئی بھی بالکل جھوٹی نکلی۔ مرزا صاحب کا ہی ایک جملہ مرزائیوں کی عبرت کے لئے کافی ہے کہ:

"جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اس کی مدد کرے گا؟"

ظاہر ہے کہ مرزا صاحب صادق نہ تھے اس لئے پہلے ہی مرگئے اور الٰہی مدد ان کے شامل حال نہ ہو سکی اس لئے اب انصاف کو دل میں جگہ دے کر حق بات قبول فرمائیے ؎

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لب بام نہیں۔

(۵) کنواری اور بیوہ کی پیش گوئی

مرزا صاحب کی پیشگوئیوں میں سے ایک عظیم پیش گوئی بکر و ثیب (کنواری اور بیوہ) بھی ہے ہم اس پیش گوئی کی حقیقت بھی واضح کر دیتے ہیں تاکہ جھوٹ کے پیغمبر کی یہ جھوٹی پیش گوئی بھی سامنے آجائے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ یہ الہام ہوا،

"بکر و ثیب جس کے معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے"
(تریاق القلوب صفحہ ۳۴)

مرزا صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ:

"میرے خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ دو عورتیں تیرے نکاح میں لاؤں گا ایک کنواری ہوگی دوسری بیوہ" (تذکرہ صفحہ ۳۶ طبع اول)

مگر افسوس کہ مرزا صاحب کا آخر تک کسی بیوہ سے نکاح نہ ہو سکا اور بیوہ کا انتظار کرتے کرتے قبر میں پہنچ گئے۔ اب قادیانی مبلغین ہی بتائیں گے کہ وہ کونسی بیوہ عورت ہے جس سے مرزا صاحب نے عقد فرمایا تھا۔ اگر نہیں فرمایا اور یقیناً نہیں فرمایا تو معلوم ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب کا یہ الہام بھی جھوٹ کا پلندہ تھا جھوٹ کے پیغمبر کا یہ الہام بھی جھوٹا ثابت ہوا اور ذلت و رسوائی کا سبب بنا۔ کاش کہ مرزائی مرزا صاحب کی یہ تحریر ہی پڑھ لیتے تو بات کی تہہ تک پہنچنے میں دیر نہیں لگتی مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۳)

مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں کاذب تھے اس لئے ان کی یہ پیش گوئی بھی پوری نہ ہو سکی ممکن ہے قادیانی مبلغ یہ شعر سنادے ؎

حق بات جانتے ہیں مگر مانتے نہیں
ضد ہے جناب شیخ تقدس مآب میں

لڑکے کی پیش گوئی کا انجام

جب مرزا صاحب کے نکاح میں کوئی عورت نہ آسکی اور لوگوں کی نظروں میں کاذب ثابت ہونے لگے تو اپنے اس جھوٹ پر پردہ ڈالنے کیلئے ایک اور جھوٹ گھڑا کہ جب مرزا صاحب کی بیوی حاملہ ہوئی تو مرزا صاحب نے بڑے جوش و خروش سے یہ اعلان کر دیا کہ

"خدائے رحیم و کریم و بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے

موافق ہو تو نے مجھ سے مانگا...... سو قدرت اور رحمت اور قربت کا تجھے نشان دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ سو تجھے بشارت ہو ایک وجیہہ اور ایک پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا وہ تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے ...... وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہو گا..... جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا، نور آتا ہے جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی“

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۳۹ از قادیانی مذہب صفحہ ۳۲۵)

قارئین! مرزا صاحب کے اس الہام اور اس دعوے کو مکرر پڑھیں۔ ظاہر ہے کہ اس الہام میں مختلف پیرائے میں اس بات کی بشارت دی گئی ہے کہ وہ لڑکا آئے گا جو فلاں فلاں ہوگا جس کی شہرت زمین کے کناروں تک ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ مگر ہوا کیا؟ ہوا یہ کہ مرزا صاحب کے یہ سارے الہام جھوٹے ثابت ہوئے اور ان کے ہاں لڑکی کی پیدائش ہوئی، رئیس قادیان کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے تھی اور مزید الہامات و خرافات سے اجتناب کرلینا چاہئے تھا مگر اب بھی عبرت حاصل نہ ہوئی اپنی شرمندگی کو مٹانے کیلئے اس الہام کو تاویلات کا جامہ پہنادیا جب آئندہ حمل میں مرزا صاحب کے ہاں لڑکے کی پیدائش ہوئی تو رئیس قادیان سمیت تمام قادیانیوں کے گھروں میں جشن مسرت منایا گیا اور اس لڑکے کو اس پیش گوئی کا مصداق قرار دیا اور کہا گیا کہ میں نے جو پیشگوئی کی تھی وہ اس لڑکے کے بارے میں تھی۔ مرزا صاحب نے اس خوشی میں یہ اشتہار شائع کردیا کہ:

”اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا..... آج سولہ ذی قعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہوگیا“

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۹۹)

خیر اس لڑکے کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ قادیانی حضرات کے لئے وہ ایک سہارا بن کر آرہا تھا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پانے کے خواب دیکھے جارہے تھے۔ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت کے دن کا خیال لوگوں کے ذہنوں میں گھوم رہا تھا۔ قادیانی اس سے برکت حاصل کرنے کیلئے پلان بنارہے تھے بیمار اپنی بیماریوں کا علاج کرانے والے تھے۔ مرزا صاحب رحمت، قدرت، اور قربت کا نشان سمجھ کر سینے سے لگائے ہوئے تھے، غرضیکہ جس کے بارے میں اتنے عجیب و غریب وعدے اور الہامات وارد ہوئے تھے، بیچارہ سوا مہینے کی عمر پاکر اور تیئیس روز بیمار رہ کر مرزا صاحب کو داغ مفارقت دے گیا اور قادیانیوں کے خواب و خیال کی بنی بنائی عمارت یکسر منہدم ہوگئی ؎

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پر ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

مرزا صاحب کی جو حالت تھی وہ انہی کے الفاظ میں پڑھیئے حکیم نورالدین کو لکھتے ہیں کہ:۔

”میرا لڑکا بشیر تیئیس روز بیمار رہ کر آج بقضائے الٰہی رب عزوجل انتقال کرگیا اس واقعہ سے جس قدر مخالفین کی زبانیں دراز ہونگی اور موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہوں گے اس کا اندازہ نہیں ہوسکتا“ (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲)

حکیم نورالدین کی اس وقت کیا حالت تھی اسے خلیفہ محمود احمد کی زبانی سن لیجئے:

”اگر اس وقت میرا بیٹا مرجاتا تو میں کچھ پرواہ نہ کرتا

مگر بشیر اول فوت ہو گیا اور لوگ اس ابتلاء سے
بچ سکتے۔ (الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۱۵، ۳۰ر اگست ۱۹۲۰ء)
سو مرزا صاحب اپنے اس الہام عظیم میں بھی جھوٹے ثابت
ہوئے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ جب مرزا صاحب ہر ہر پیشگوئی میں
جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں اور ان کا ہر الہام غلط نظر آتا ہے تو
مرزا صاحب کی کس کس بات کا اعتبار کیا جائے۔ ستم یہ کہ مرزا صاحب
اس جھوٹ اور افتراء کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں
اگر مرزا صاحب کو مرزا صاحب ہی کی تحریریں میں دیکھ لیں تو
کسی کو اعتراض نہیں کرنا چاہئے ؎

وہ بیٹھے رہتے ہیں دیکھوں تو بت بنے کب تک
جو بے قرار نہ کر دوں تو بے قرار نہیں!

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے اور جس پر جھوٹ بولنا ایک شیطان
اور لعنتی کا کام ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۹)

۷) منظور کے گھر لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی اور اس کا انجام

قصبہ قادیان میں میاں منظور احمد ایک جانی پہچانی شخصیت تھے۔ قادیان میں عام طور پر پیرجی منظور کے نام سے معروف تھے ان کے مرزا صاحب سے تعلقات تھے۔ مرزا صاحب کی عادت تھی کہ جب کسی کے ہاں ولادت کے آثار نظر آتے تو فوراً ایک عدد پیشگوئی فرما دیتے، اور مریدان باصفا حضرت صاحب کی پیشگوئی سن کر باغ باغ ہو جاتے۔ کچھ یہی حال منظور کے ساتھ بھی ہوا جب ان کی بیوی حاملہ ہوئی تو مرزا صاحب نے جگ ہنسائی کا ایک اور سامان مہیا کر دیا۔ مرزا صاحب نے بتلایا کہ:۔

"دیکھا ہے منظور کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے
اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا نام کیا
رکھا جاوے، تب خواب سے یہ حالت الہام کی
طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا کہ بشیر الدولہ۔
ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو
کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا
پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولت مندی
ہو جائے، اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا
خود اقبال مند اور صاحب دولت ہو لیکن ہم
نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا"
(تذکرہ صفحہ ۵۹۱ طبع دوم)

تقریباً ۲ ماہ بعد مرزا صاحب نے وقت کی تعیین بھی کر دی اور ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی کر دیا کہ نئے الہام کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ پیدا ہونے والے لڑکے کا نام ایک نہیں بلکہ دو ہیں

"۲۰ جون ۱۹۰۶ء بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ میاں
منظور محمد کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا ہوگا
جس کے دو نام ہوں گے ۱۔ بشیر الدولہ ۲۔ عالم
کباب" (تذکرہ صفحہ ۶۱۵ ۔ بدر ۲۸ جون ۱۹۰۶ء)

پھر ایک الہام اور ہوا کہ اس لڑکے کے نام دو نہیں
بلکہ چار ہوں گے" (دیکھئے تذکرہ صفحہ ۶۱۶)
پھر گیارہ دن کے بعد نیا الہام ہوا کہ اس لڑکے کے
نام چار نہیں بلکہ نو ہوں گے (دیکھئے تذکرہ صفحہ ۶۲۳)

چاہئے تو یہ تھا کہ مرزا صاحب کی یکے بعد دیگرے یہ پیشگوئیاں واقع کے مطابق نکلتیں، مگر افسوس کہ اس مرتبہ بھی میاں منظور محمد کے ہاں لڑکی کی پیدائش ہوئی اور مرزا صاحب اپنے ہی الہام کی روشنی میں کاذب ٹھہرے کیونکہ مرزا صاحب پہلے لکھ چکے ہیں کہ:۔

"اگر ثابت ہو جائے کہ میری سو پیشگوئیوں میں سے
ایک بھی جھوٹی نکلی تو میں اقرار کر دوں گا کہ میں
کاذب ہوں" (اربعین نمبر ۴ حاشیہ)

مرزا صاحب کے کاذب ہونے میں اب بھی اگر کسی قادیانی کو شک ہو تو پھر اپنے دماغ شریف کا علاج کرا لینا چاہئے ؎

شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدر کا نہ کر
خود عمل تیرا ہے صورت گر تیری تصویر کا

۸) مرزا غلام احمد کی عمر کی پیشگوئی کا انجام

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اس دعویٰ کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اعلان کرا دیا کہ:۔

"ہم تجھے اسی سال یا اس کے قریب قریب
اچھی زندگی دیں گے" (ازالہ اوہام ص۶۳۲)
مرزا صاحب نے قریب قریب کی خود ہی تشریح کر دی کہ:
"خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع
دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس کی ہوگی اور
یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم"
(ضمیمہ براہین احمدیہ ص۹۷ حصہ پنجم)
ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ:
"میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشگوئی
ہے" (تحفہ ندوہ ص۵ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

صاف اور سیدھی بات ہے کہ کسی شخص کی عمر معلوم کرنے کے لئے اگر اس کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات دیکھ لی جائے تو ایک عام آدمی بھی فوراً حساب لگا کر بتلا دے گا کہ اس کی کل عمر کتنی ہوئی،

مرزا صاحب کی وفات تو ۱۹۰۸ء میں ہوئی اب صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ مرزا صاحب کی تاریخ پیدائش کیا ہے! اس سلسلے میں مرزا صاحب کی اپنی تحریر کافی ہے وہ لکھتے ہیں
"میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری
وقت میں ہوئی" (کتاب البریہ ص۱۴۶)

مرزا کی پیدائش اگر ۱۸۳۹ء میں ہوئی ہو تو ان کی کل عمر ۶۹ بنتی ہے اور اگر ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے ہوں تو ان کی عمر ۶۸ سال کی ہوئی۔ سو مرزا صاحب نے اسی سال کی عمر نہ پائی، اس لحاظ سے مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی اور مرزا صاحب کا کذب ثابت ہوگیا۔

مگر افسوس کہ مرزائی، مرزا صاحب کی تاریخ پیدائش میں اختلاف اور ترمیمیں کرنے لگے، حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہٗ کی اس موضوع پر اہل ربوہ سے قلمی بحث چلی جو قلم بند ہوئی، اور مدرسہ عربی قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر کی طرف سے یہ تحریرات شائع بھی ہوئیں

بہرحال مرزا صاحب اپنے الہام اور اپنے دعوے میں کاذب ٹھہرے، اور جب جھوٹ حد سے بڑھ جائے تو پھر اپنے اور غیر سب ہی محسوس کرتے ہیں، چنانچہ مرزا صاحب کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے کو بھی یہ لکھنا پڑا کہ:
"جو شخص جھوٹ بولنے کا عادی ہو اس کی کوئی
بات بھی قابل حجت نہیں رہتی"
(سیرت خاتم النبیین حصہ اول)

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مرزا صاحب قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جھوٹ باندھتے ہیں ان کو بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

قرآن کریم پر جھوٹ

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:
"لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف کی وہ پیشگوئیاں
پوری ہوں جس میں لکھا تھا کہ مسیح موعود ظاہر
ہوگا تو (۱) اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ
اٹھائے گا (۲) وہ اس کو کافر قرار دیں گے
(۳) اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے
(۴) اور اس کی سخت توہین ہوگی (۵) اور اس
کو اسلام سے خارج (۶) اور دین کو تباہ کرنے
والا خیال کیا جائے گا"
(دعوت اسلام بحوالہ اربعین نمبر۳ ص۱۷)

قرآن کریم ہر مسلمان کے گھرانے میں موجود ہے اور ہر روز اس کی تلاوت کی جاتی ہے، تراجم قرآن بھی موجود ہیں۔ کھول کر دیکھ لیجئے پتہ چل جائیگا کہ پورے قرآن کریم میں مسیح موعود کے بارے میں کہیں ایسا مضمون نہیں۔ اس لئے یہ چھ کی چھ پیشگوئیاں جو مرزا صاحب نے قرآن کریم کی طرف منسوب کی ہیں باطل اور قطعاً سفید جھوٹ ہے ہاں اگر کوئی ایسا نادر قرآن جو مرزا کے خاص حجرہ میں موجود ہو، اور اس میں یہ بھی لکھا ہو کہ:
"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف
میں درج کیا گیا ہے، مکہ، مدینہ اور قادیان"
(ازالہ اوہام ص۳۴ حاشیہ)

تو اور بات ہے البتہ وہ قرآن جو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں ملا اور جس کے لاکھوں حفاظ روئے زمین

پر موجود ہیں، اس میں تو کہیں نہ مزید چھ پیشگوئیاں ہیں نہ ہی قادیاں کا ذکر ہے۔

ایک اور جھوٹ

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"سورۃ تحریم میں صریح طور پہ بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد امت میں اس کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۰)

اگر مرزائی حضرات قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوں تو ان کو سورۃ تحریم کی تلاوت کا شرف بھی حاصل ہوا ہو گا۔ کیا سورۃ تحریم میں یہ بات کہیں دکھلا سکتے ہیں جو مرزا صاحب نے "تصریح حوالے" کے نام سے لکھی ہے۔ اگر ہے تو چشم ما روشن دل ماشاد اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر کیا یہ خالص جھوٹ اور قرآن کریم پر افتراء ہے یا نہیں؟ جب جھوٹ ہی جھوٹ مرزا صاحب کی کتابوں میں نظر آ رہا ہے تو بھلا بتلایئے مرزائیوں کی کونسی بات قابل اعتبار ہو گی؟ کیونکہ مرزا صاحب خود لکھ چکے ہیں کہ:۔

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس کا اعتبار نہیں رہتا"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲)

حدیث شریف پر جھوٹ

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہٗ کاھنا۔ یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اس کا نام کاہن یعنی کنھیا۔ جس کو کرشن کہتے ہیں"

(ضمیمہ چشمہ معرفت صفحہ ۱۰)

ذخیرۂ احادیث کو دیکھیں تو آپ کو کہیں بھی یہ حدیث نہیں ملے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد ایسا نہیں۔ مرزا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس جھوٹ کو منسوب کر کے اس وعید کا مستحق بنا دیا کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے (مفہوم)

ایک اور افتراء

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا اور لکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی رو سے دو صدیوں میں اشتراک رکھیگا اور دو نام پائیگا اور اس کی پیدائش دو خاندانوں سے اشتراک رکھے گی اور چوتھی دوگونہ صفت یہ کہ پیدائش میں بھی جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا۔ سو یہ سب نشانیاں ظاہر ہو گئیں"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۹)

احادیث صحیحہ کا لفظ کم از کم تین صحیح حدیثوں پر بولا جاتا ہے، مرزا صاحب نے مذکورہ بالا جملے میں احادیث صحیحہ کا حوالہ دیا ہے جو بالکل غلط اور حدیث شریف پر افتراء ہے، مرزا صاحب کم از کم اپنے ہی ایک ارشاد کی تو لاج رکھ لیتے تو ان کے لئے بہتر تھا کہ:۔

"بے باک لوگو جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۶)

آپ ہی اپنے طرز عمل کو دیکھیں ذرا
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

انبیاء کرامؑ پر جھوٹ

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر ہوگا اور نیز کہ پنجاب میں ہوگا" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۳)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مرزا صاحب کی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس فقرے میں مرزا صاحب نے تمام انبیاء گذشتہ کی طرف (جن کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے) دو باتیں منسوب کی ہیں (۱) مسیح موعود کا چودھویں صدی کے سر پر ہونا (۲) اور پنجاب میں ہونا جہاں تک ہماری ناقص معلومات کا تعلق ہے انبیاء گذشتہ تو کجا، قرآن و حدیث میں بھی کسی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف کے لئے چودھویں صدی کا سرا تجویز نہیں کیا گیا! اور نہ ان کے پنجاب میں ہونے کی تصریح کی گئی ہے، گویا اس چھوٹے سے فقرے میں مرزا صاحب نے کم و بیش اڑھائی لاکھ جھوٹ جمع کر دیئے ہیں! نیز یہ کہ چودھویں صدی میں غلط بیانی اور جھوٹ کا سب سے بڑا ریکارڈ ہے اگر قادیانی حضرات اس فقرے کا ثبوت پیش کر سکیں تو ہماری معلومات میں اضافہ ہوگا اور اگر موجودہ صدی میں جھوٹ کا اس سے بڑا ریکارڈ پیش کر سکیں تو یہ ایک جدید انکشاف ہوگا (دعوت اسلام ص۱۲)

زخم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مرزا کو مسیح موعود ماننے والا کذاب ہے

قادیانی مبلغ محمد شریف اشرف لندن اپنے پمفلٹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"ہم بفضل خدا یقین رکھتے ہیں اور علیٰ وجہ البصیر اس عقیدہ پر قائم ہیں کہ خدا کا مقبول اور برگزیدہ مہدی اور مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مامور من اللہ تھا" (اضطراب ص۳)

اس عبارت میں شریف صاحب نے مرزا صاحب کو مسیح موعود مانا ہے اور ان کا عقیدہ بتلایا ہے کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں۔ شریف صاحب اس عقیدے کے بیان سے قبل مرزا صاحب کی مندرجہ ذیل تحریر پڑھ لیتے تو انہیں ہرگز جرأت نہ ہوتی۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"اے برادران دین و علماء شرع متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں..... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں، جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں" (ازالہ اوہام ص۱۹۰)

اس عبارت میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ وہ نہ مسیح موعود ہیں نہ مسیح ابن مریم۔ جو شخص ان کو مسیح موعود یا مسیح ابن کہتا ہے وہ نہ صرف کم فہم بلکہ مفتری اور کذاب ہے، اب قادیانی مبلغ ہی بغور و فکر فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کے تجویز کردہ خطابات کم فہم، مفتری، کذاب کا مستحق ان کی جماعت سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے؟

سو ہیں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

مرزا صاحب کے جھوٹ کی پچاس مثالیں پیش کر دی ہیں اس سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹ کے پیغمبر تھے اسی لئے مرزائی مرزا صاحب کے کذب و صدق پر بات کرنے سے کتراتے اور جان چھڑاتے ہیں۔ ہم شریف کو ان ہی کا ایک جملہ ترمیم کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں،

یہ عجیب بات ہے کہ قادیانیت کے بانی خدمت اسلام کے اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے قادیاں سے ابھرے تھے مگر جو زاد راہ لیا وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہ تھا اسلام کا خدا جھوٹ سے نفرت کرتا ہے۔ اسلام کا رسول جھوٹ سے بچنے کی پرزور تاکید کرتا ہے اور اسلام کی شریعت اس جھوٹ کو مٹانے کے لئے نازل کی گئی، مگر یہ کیا ہوا کہ مرزا صاحب جھوٹ۔ جھوٹ اور مسلسل جھوٹ بول رہے ہیں۔

آخر میں مرزا صاحب کے شعر پر ہی اس خوشگوار بحث کو ختم کرتے ہیں ۔۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں - عزت نہیں ہے ذرا بھی اس کی جناب میں

(اضطراب ص۳، نصرۃ الحق ص...)

کاروانِ ختم نبوت

منظور احمد الحسینی

- صدارتی آرڈیننس کے خلاف مرزائی انتظامی مشینری کے بعض افراد سے گٹھ جوڑ میں مصروف ہیں
- شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام
- قادیانی غنڈوں کا مسجد میں شور وغل
- قادیانی خاندان کا قبولِ اسلام
- مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کا اجلاس

پشاور

مولانا نور الحق نور پشاور سے اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر ۱۳ جولائی کو صوبہ سرحد میں بھی ملک کے دوسرے حصوں کی طرح پورے جوش وخروش سے یوم احتجاج منایا گیا اس موقع پر خطباء علماء کرام نے اپنے خطبہ جمعہ میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت مرزائیوں کی اسلام اور وطن دشمن سرگرمیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ قادیانیوں کے متعلق عالیہ صدارتی آرڈیننس مکمل طور پر عمل ہونے ہی سے اس کی افادیت واضح ہو سکے گی، علماء نے کہا مگر معلوم یوں ہوتا ہے کہ مجلس عمل کی یہ اطلاع سو فیصد درست ہے کہ انتظامی مشینری کے بعض افراد نے مرزائیوں سے گٹھ جوڑ کر کے اس آرڈیننس کو ایک منظم منصوبہ کے تحت ناکام بنانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اور اس کی پہلی کڑی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کیس کی تفتیش ہے جو ہنوز روز اول بود والا معاملہ ہے اور مرزائیوں کے سربراہ کا ملک سے فرار اور اس فرار کے سلسلہ میں آج تک کسی سے باز پرس نہ ہونا اس اندیشہ کو تقویت فراہم کرتا ہے کہ دال میں ضرور کچھ کالا کالا ہے۔ خطباء نے زور دیکر کہا کہ مرزائی عبادت گاہوں کے محراب و مینار حکومت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ لاہور جیسے گھما گھمی والے شہر سے مولانا اشرف ہاشمی کا اغواء مرزائی سازشوں اور پنجاب کی پولیس کی نااہلی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ مولانا اللہ یار ارشد خطیب مسجد احرار ربوہ کا بالکل اسلم قریشی کے انداز میں اغواء اور پھر پولیس کا مولانا کو مرزائیوں کے مکان سے زخمی حالت میں بغیر کسی طبی امداد کے پولیس سٹیشن میں رکھ کر مولانا ہی کے خلاف مرزائیوں کی طرف سے مقدمے کا اندراج اس بات کا مکمل ثبوت ہے کہ انتظامیہ مرزائیوں سے ملکر اس ملک میں بد امنی پیدا کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ مرزائیوں کی یہ غرمستیاں اور قانون شکنیاں ان سب واقعات کو ملاکر دیکھا جائے تو یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ انتظامیہ کے کچھ افراد مرزائیوں سے سازباز کر کے حق نمک اندرون خانہ وصول کر رہے ہیں جو ملک و ملت کیلئے باعث تشویش ہیں — علماء کرام نے حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کیا کہ ایسے ملک و مذہب دشمن افراد کو انتظامیہ سے فوراً علیحدہ کر کے ان کے خلاف آئین سے غداری کرنے کے مقدمات قائم کر کے سخت سے سخت سزا دیجائے۔

علماء کرام نے اپنے خطبوں میں حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے متعلق صدارتی آرڈیننس پر عمل کرانے کے لئے فوری اور سخت اقدامات کئے جائیں اور مجلس عمل کے باقی مطالبات کو بھی فوراً تسلیم کر کے عقیدہ ختم نبوت کی مکمل حفاظت کی جائے علماء حضرات نے اتحاد بین المسلمین پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دشمنان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکوبی کے لئے لازمی ہے کہ ہم اپنی صفوں میں مکمل اتحاد رکھیں اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت

کیخاطر اپنے سب فروعی اختلافات کو پس پشت ڈالدیں۔
ان حضرات نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مرزائیوں کی سرگرمیوں پر مکمل نظر رکھیں اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے والے مرزائیوں کے متعلق اپنے قریبی پولیس سٹیشن میں رپورٹ درج کرائیں۔ اور اگر پولیس رپٹ درج کرنے میں پس وپیش کرے تو بذریعہ رجسٹری ڈاک متعلقہ پولیس سٹیشن کو اس کی اطلاع دیکر مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کو دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کے پتہ پر آگاہ کریں۔

منڈی بہاؤالدین

کافی عرصہ سے شاہ تاج شوگر ملز میں مرزائیوں کی سرگرمیاں نقطۂ عروج پر تھیں جس پر منڈی بہاؤالدین کے حساس وسنجیدہ مسلمانوں نے مرزائیت کے قلع قمع کرنے اور اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام ضروری سمجھا۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں مقامی مسلمانوں کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جسمیں مقامی مسلمانوں نے بڑے دینی جوش وجذبہ سے اجلاس میں شرکت کی۔ اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا — اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا انتخاب بھی ہوا۔

(۱) جناب اکرام اللہ صاحب .... صدر
(۲) جناب محمد شریف صاحب .... جنرل سیکرٹری
(۳) جناب نذر حسین شاہ صاحب .... سینئر نائب صدر
(۴) جناب غلام حیدر صاحب .... جائنٹ سیکرٹری
(۵) جناب رنگ شاہ صاحب .... خزانچی

اجلاس میں ان عہدہ داران اور ممبران نے حلف اٹھایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر اپنی جانی، مالی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور ختم نبوت کی خاطر دن دوگنی رات چوگنی محنت کریں گے۔ اور ختم نبوت پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

ٹنڈوآدم

مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۸۴ء کو بعد از نماز عشاء بوقت تقریباً پونے بارہ بجے رات کو اجنبی تین افراد جو کہ پنجابی معلوم ہوتے تھے، ان میں ایک تو صاف طور پر غنڈہ بتلایا جاتا ہے۔ جامع مسجد ٹنڈوآدم میں آئے اور خواہ مخواہ وقت ٹالنے کے انداز سے مسجد میں بیٹھ رہے تھے۔ اس پر مسجد کے خادم نے ان سے کہا کہ کافی رات گذر گئی ہے آپ بیٹھے ہیں اب جائیں تو مسجد بند کرنی ہے اس پر وہ خادم سے الجھ پڑے تب مسجد کے ایک نمازی مسمی محمد عمر ولد عبدالکریم نے ان سے کہا کہ بھائی لڑو نہیں خادم صحیح کہہ رہا ہے اس پر محمد عمر صاحب کو بھی فحش گالیاں دیں اور اوپر مکان کی طرف دیکھ کر زور زور سے کہنے لگے کہ حماد کدھر ہے؟

پھر ایک دوسرے نمازی نے بھی ان کو فہمائش کی تو اسے بھی گالیاں دیں۔ اور پھر مکان کی طرف دیکھ کر زور زور سے کہنے لگے کہ کدھر ہے حمادی؛ اس طرح کافی دیر شور کرتے ہوئے وہ مسجد کے اتر جانب کے دروازے سے نکل گئے،

یہ حقیقت محمد عمر نے آج بعد نماز عشاء سینکڑوں نمازیوں کے روبرو بیان کی جس کی اطلاع جناب کو دے رہا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ یہ قادیانی غنڈے تھے جن کی طرف سے مجھے دھمکیاں بھی ملتی رہتی ہیں۔ اگر کوئی ایسی ویسی بات ہو جائے تو آپ کے ریکارڈ پر میری یہ تحریر موجود رہے، نیز اس سلسلہ میں آپ کوئی مناسب اقدام فرما سکیں تو مہربانی ہوگی۔

کنڑی

کنڑی سے ہمارے نمائندہ محمد عثمان آزاد اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں جب مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ کنڑی کے دورے پر تشریف لائے تو آپ نے جامع مسجد بخاری میں جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا انہوں نے اپنے بیان میں ربوہ میں مولانا اللہ یار ارشد پر قادیانیوں کی طرف سے قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اس سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے انہوں نے کہا کہ ہماری معلومات کے مطابق بعض جگہ انتظامیہ غفلت اور لاپرواہی سے کام لے رہی ہے اور آرڈیننس کی خلاف ورزی پر انتظامیہ محض خاموش تماشائی بنی رہتی ہے یہ صورت حال نہایت افسوسناک ہے۔

انہوں نے ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کا بھی مطالبہ کیا

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کا اجلاس

اٹک سے موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کا ایک اہم خصوصی اجلاس

جامع مسجد حنفیہ میں حافظ سید شمشاد حسین بریلوی صدر مرکزی سیرت کمیٹی کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں جملہ مکاتب فکر کے علماء کرام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین نے شرکت کی اجلاس میں تین اہم قراردادیں پاس کی گئیں۔

پہلی قرارداد میں الف جی بوائز (جنید ہائی سکول) میں قادیانی ہیڈ ماسٹر کی تعیناتی، مقامی گرلز کالج میں اس کی بیوی کی بطور قائم مقام پرنسپل تعیناتی اور ہائی سکول نمبر ۲ میں اس کے بھائی کی بطور ہیڈ ماسٹر تعیناتی کے لئے کوشش پر شدید غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا

دوسری قرارداد میں ملک بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ربوہ میں مسلمان مبلغ مولانا اللہ یار ارشد پر قاتلانہ حملہ، علماء دین کا مسلسل اغواء، اور ربوہ کے نومسلم افراد کو قتل کی دھمکیاں دینے کو گہری سازش قرار دیا گیا۔ نیز مولانا محمد اسلم قریشی کیس میں حکومت کی مسلسل ناکامی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا گیا کہ مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعہ واپس وطن بلاکر اسلم قریشی کیس میں گرفتار کیا جائے۔

تیسری قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کے تمام لٹریچر پر مکمل پابندی عائد کیجائے۔ اس لئے کہ قادیانی لٹریچر کی موجودگی میں حالیہ صدارتی قانون کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی نیز حکومت پر واضح کیا گیا کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے آئندہ اجلاس منعقدہ جولائی ۸۴ء میں قادیانیوں کے متعلق ہونے والے تمام فیصلوں پر عمل درآمد کے لئے مقامی مجلس عمل، مرکزی مجلس عمل کے ساتھ بھرپور تعاون کرے گی اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی سختی کو خاطر میں نہ لایا جائے گا۔

ضلع اٹک نے گذشتہ دنوں ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء کو متحد کرنے کی غرض سے ایک سہ رکنی رابطہ کمیٹی، سیرت کمیٹی، اٹک شہر کے صدر حافظ شمشاد بریلوی، معروف تاجر شیخ محمد نواز، اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ حافظ حسین صدیقی پر مشتمل تشکیل دی ہے۔“

گوجرہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے فیصلے کے مطابق گوجرہ کے تمام علماء نے انتظامیہ کی بے حسی و تغافل اور قادیانی دوستی کے خلاف ۱۳ر جولائی ۸۴ء کو یوم احتجاج منایا۔

علماء کرام نے مجلس احرار کے خطیب مولانا اللہ یار راشد پر قادیانیوں کے حملے کی سخت مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ ان عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اس کے علاوہ کنری سندھ دفتر ختم نبوت پر حملہ کرنے والوں مجلس سرگودہا کے امیر ملک حاجی محمد اسلم کے گھر پر حملہ کرنے والوں اور ختم نبوت یوتھ فورس سیالکوٹ ہجڑال کے صدر شیخ مقبول احمد پر حملہ کرنے والے قادیانیوں کو پابند سلاسل کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

جھنگ مولانا سید صادق حسین شاہ، مولانا اسد اللہ قاسمی، مولانا رشید احمد مدنی، مولانا محمد امیر، مولانا محمد ولی اللہ مولانا مختار احمد، مولانا عبدالغفار رنالہ۔ حاجی اللہ دسایا، حافظ حق نواز اور مولانا حافظ راغب اللہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ۱۸ر جولائی بروز بدھ کو جب کہ سیشن کی عدالت میں ان چھ مرزائیوں کی ضمانت کی تاریخ تھی جنہوں نے مولانا اللہ یار ارشد پر حملہ کیا تھا۔ جھنگ کی انتظامیہ نے عوام پر جو کچہری کے اردگرد جمع ہو گئے تھے بے تحاشا لاٹھیاں برسائیں جس سے متعدد افراد زخمی ہوئے، مجلس کے تمام اراکین اور عوام نے اس امر کی مذمت کی ہے!

ربوہ نامہ نگار قاری شبیر احمد عثمانی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ربوہ کے ایک قادیانی خاندان نے جامع مسجد جناح کالونی فیصل آباد کے خطیب اور مجلس کے مرکزی راہنما مولانا محمد اشرف ہمدانی کے دست حق پرست پر برضا ورغبت اسلام قبول کر لیا۔

اسلام قبول کرنے والوں کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ محمد حسین گجر ولد قطب الدین سکنہ نصیر آباد کریم کالونی ربوہ
۲۔ فاطمہ زوجہ محمد حسین گجر 〃 〃 〃
۳۔ سکینہ پروین دختر 〃 〃 〃 〃 〃
۴۔ غلام رسول ولد 〃 〃 〃 〃 〃
۵۔ رشیدہ دختر 〃 〃 〃 〃 〃
۶۔ نفیسہ بی بی دختر 〃 〃 〃 〃 〃
۷۔ عبدالستار ولد 〃 〃 〃 〃 〃

قبول اسلام کے بعد انہوں نے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں بغیر کسی اکراہ وجبر کے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کسی قسم کا

نبی اور رسول پیدا نہیں ہو سکتا۔ خواہ تشریعی یا غیر تشریعی یا ظلی ہو یا بروزی آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص بھی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے ہم اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں چاہے مرزا غلام احمد قادیانی ہو یا کوئی اور۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام ماننے والوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں، ہم مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا سید محمد اشرف ہمدانی صاحب انچارج عالمی ادارہ تحفظ ختم نبوت ربوہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتے ہیں اور مرزائیت سے اعلان بیزاری اور نفرت کرتے ہیں۔ آج ۲۰ شوال ۱۴۰۴ھ کو جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں جمعہ کے عظیم اجتماع میں مولانا خدا بخش خطیب جامع مسجد محمدیہ ربوہ اور قاری شبیر احمد عثمانی انچارج جامع مسجد ریلوے اسٹیشن ربوہ اور دوسرے تمام مسلمانوں کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور جملہ اہل اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ ہمارے حق استقامت کی دعا کریں۔

دریں اثناء مولانا خدا بخش خطیب محمدیہ مسجد ریلوے اسٹیشن ربوہ و مبلغ مجلس نے ایس ایچ او تھانہ ربوہ کو ایک درخواست دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جب کوئی مرزائی مسلمان ہوتا ہے تو اسے مرزائیوں کی طرف سے بیشمار تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسے مکان سے بے دخل کرنے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں اسے مارا پیٹا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے ربوہ چھوڑنے یا دوبارہ مرزائی ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے، یہ درخواست اس صورت حال کے تدارک کے لئے دی گئی ہے۔

جامع مسجد ٹھٹھہ آدم میں رمضان المبارک کے ستائیسویں روزے پر مجاہدین تحفظ ختم نبوت ٹھٹھہ آدم کے زیر اہتمام پہلی سالانہ افطار پارٹی کا بندوبست کیا گیا جس میں مجاہدین تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت علامہ حمادی نائب امیر حکیم حفظ الرحمٰن اور معاون امیر محمد مطلوب طالب نے بھی شرکت کی۔

بعد نماز مغرب کھانے کا بندوبست بھی مجاہدین نے کیا بعد ازیں علامہ حمادی نے فتنۂ قادیانیت کی سنگینی اور قادیانیوں کی سنگین عزائم و حرکات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مولانا محمد اسلم شہید کی شہادت، مولانا قاری اشرف کا لاہور سے اغواء مولانا عبید اللہ مبلغ ختم نبوت کراچی کے اغواء کی ناکام کوشش اور تازہ ترین مولانا عبید اللہ یار ارشد خطیب احرار مسجد ربوہ کا اغواء اور مولانا کو زخمی کرنا وغیرہ جیسے اہم واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ وقت ہے کہ امت مسلمہ متحد ہو کر اور بیدار ہو کر فتنۂ قادیانیت کی بیخ و بنیاد ختم کریں ورنہ پانی سر سے چڑھتا جا رہا ہے علامہ حمادی نے مجاہدین کی سالانہ کارکردگی پر بھی روشنی ڈالی تمام مجاہدین نے اپنی غیر مشروط ہر قسم کی قربانی دینے کا عزم دہرایا نیز امیر مرکزیہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت حضرت خواجہ خان محمد و جنرل سیکرٹری مفتی مختار احمد نعیمی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھری کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کے ادنیٰ اشارے پر قربانی دینے کے یقین کا اعادہ کیا اس اجتماع سے حکیم حفظ الرحمٰن اور محمد طالب مطلوب نے بھی اظہار خیال کیا۔ حکیم حفظ الرحمٰن نے مجاہدین کی نظم و نسق اور پر خلوص جد و جہد جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا انہوں نے کہا کہ مجاہدین کو ہر اختلاف سے بچتے بچاتے اور ہر مسلک کے نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے رہیں۔

محمد مطلوب طالب نے اپنی تقریر میں مجاہدین ختم نبوت کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ وہ تحفظ ناموس نبیؐ کی تحریک میں پیش پیش ہیں۔ انشاء اللہ کل قیامت کے دن حضور اکرمؐ کے پرچم تلے یہ مجاہدین ہوں گے۔ انہوں نے مجلس ختم نبوت کو امت مسلمہ کا دستہ قرار دیا۔ جس میں ہر مسلک کے پھول سجے ہوتے ہیں۔

انتقالِ پُر ملال

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دیرینہ کارکن جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب سیالکوٹی (پی۔ آئی۔ اے) کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے تمام اراکین نے ڈاکٹر صاحب سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

غم کے وقت کیفیت

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غم و صدمہ طاری ہوتا تو دستِ مبارک سر اور ڈاڑھی مبارک پر بار بار پھیرتے، ریش مبارک کو پکڑتے اور کبھی انگلیوں سے اس میں خلال کرتے، اور فرماتے
حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

آپ کی شکایات

کھلا خط

اسٹیٹ لائف میں قادیانیوں کی دھاندلیاں

قادیانی امت کے افراد پاکستان کی کلیدی آسامیوں پر براجمان ہیں آج کل وہ قرآن وحدیث سے بڑے عہدوں پر فائز ہونا اپنا حق جتاتے ہیں۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ قادیانی کس طرح محکموں میں اپنے آدمی بھرتی کرتے ہیں اور پھر اپنے عہدوں کا ناجائز استعمال کرتے ہیں وقتاً فوقتاً ہمیں ایسے خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں اور ہم "آپ کی شکایات" کے عنوان سے شائع کرتے ہیں تاکہ حکومت کے علم میں یہ بات آسکے۔ اس شمارے میں اسٹیٹ لائف میں قادیانی جو دھاندلیاں کر رہے ہیں اس سلسلے میں وہاں کے ورکروں نے ایک خط صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کو لکھا ہے اس کی کاپی ہمیں ارسال کی ہے وہ ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

بخدمت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

جناب عالی!

گذارش ہے کہ:۔

(۱) پاکستان کے آئین کی رو سے تمام قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں

(۲) آئین کی رو سے تمام گورنمنٹ اور کارپوریشن کے ملازموں سے بیان حلفی لیا جانا ضروری ہے۔ جس میں ہر ملازم مقررہ فارم پر حلفیہ بیان دے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ کہ وہ قادیانی اور احمدی وغیرہ نہیں ہے

(۳) آئین کی رو سے قادیانی مسلمانوں کی اصطلاحات جیسے کہ عید، جمعہ، مسجد وغیرہ کے نام استعمال نہیں کر سکتے۔

(۴) ملکی قانون کے برعکس اسٹیٹ لائف میں جہاں لاتعداد قادیانی ہیں ان سے نہ تو مجوزہ بیان حلفی لیا گیا ہے اور نہ انہیں چھٹی لیتے وقت یا تنخواہ دیتے وقت یا دوسری مراعات دیتے وقت مسلمانوں کی اصطلاحات استعمال کرنے سے روکا گیا ہے۔ حال ہی میں قادیانیوں کو پوری تنخواہ بلا کٹوتی کے مسلمانوں کی طرح دیدی گئی۔ حالانکہ پرنسپل آفس کے حکم کے مطابق صرف مسلمان ملازمین کو بغیر کٹوتی کے تنخواہ دینا تھی۔

(۵) اس پر بس نہیں بلکہ قادیانیوں کو سٹیٹ لائف میں بڑھ چڑھ کر نوازا جا رہا ہے اور تمام وہ مراعات دی جا رہی ہیں جن کے وہ حق دار نہیں ہیں۔ اس طرح سے مسلمانوں کا حق غصب کیا جا رہا ہے۔

(۶) تمام بڑی کلیدی اسامیوں پر احمدیوں کا قبضہ ہے جن میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔

(الف) مسٹر صفدر علی چوہدری ای۔ ڈی۔ این۔ ایس اوگروپ ونشن

(ب) مسٹر مبارک احمد ملک۔ زونل ہیڈ — لاہور

(ج) مسٹر شجاع الدین احمد اے۔ جی۔ ایم اینڈ جی ایس

(د) شیخ رفیق الرحمن ڈی جی۔ ایم ریجنل سٹیٹ

(ذ) میاں نثار احمد زونل اکاؤنٹنٹ پشاور۔

(ر) مسٹر صفی الدین احمد زونل اکاؤنٹنٹ حیدرآباد

یہ وہ نام ہیں جو ہمارے علم میں لائے گئے ہیں لیکن اس کے علاوہ اگر ڈیکلریشن لیا جائے تو بہت سے پردہ داروں کے نام آئیں گے قادیانیوں کے تمام کلیدی اسامیوں پر مقرر ہونے کی وجہ سے جو بھی نئے ملازم رکھے جاتے ہیں، یا جن کو ترقی دی جا رہی ہے وہ زیادہ تر قادیانی ہیں۔ مثلاً ۱۹۸۳ء میں نئے رکھے جانے والے ملازمین (احمدی) مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ میاں نثار احمد زونل اکاؤنٹنٹ پشاور

۱۲۔ صفی الدین احمد " " حیدر آباد
۱۳۔ مسٹر عبدالغفور اے۔ایم سسٹم ڈویژن۔ کراچی میں رکھا گیا مگر اس نے چارج نہیں کیا۔

۱۹۸۳ء میں ترقی پانے والے کافی تعداد میں یا تو قادیانی ہیں یا ان کے رشتہ داروں میں سے ہیں مثلاً۔

مشتاق احمد چوہدری ـــــــ مشتاق احمد چوہدری اسسٹنٹ جنرل منیجر ایس اینڈ ڈی جو کہ چوہدری صفدر علی کا سالا ہے۔ سرفہرست ہے۔

تمام قادیانی کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں جس کی وجہ سے سٹاف میں بھی کافی تعداد میں قادیانی بھرتی کئے جاچکے ہیں جن کا آپس میں گٹھ جوڑ ہے اور جائز و ناجائز مراعات حاصل کر رہے ہیں، جب کوئی مسلمان افسر ان کی غیر قانونی ادائیگیوں پر اعتراض کرتا ہے تو اس کو فوراً تبدیل کر کے نااہل اور غیر کوالیفائیڈ افسر کو اس کی جگہ اس لئے لگا دیا جاتا ہے کہ وہ انکا آلہ کار ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہماری سوسائٹی کا یہ مطالبہ ہے کہ اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن میں

۱۔ تمام ملازمین سے مقررہ ڈیکلریشن حاصل کر کے تمام قادیانی ملازمین کی لسٹ تیار کی جائے،

۲۔ تمام قادیانیوں کو فوری طور پر کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے۔

۳۔ اس امر کی ضروری انکوائری کرائی جائے کہ ۱۹۸۳ء میں بھرتی کئے جانے والے تمام ملازمین میں سے زیادہ تر قادیانی کیوں ہیں؟ اور یہ ترقی دیتے وقت قادیانیوں کو کیوں ترقی دی جارہی ہے؟ جب کہ مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

۴۔ قادیانیوں کی تمام مراعات جو کہ وہ بطور مسلم لے رہے ہیں۔ فوری طور پر ختم کی جائیں۔ مثلاً عید پر بغیر کٹوتی کے پوری تنخواہ کا حصول وغیرہ۔

۵۔ صفدر علی چوہدری کے خلاف انکوائری کرائی جائے کہ وہ کس حیثیت سے مختلف مراعات حاصل کر رہا ہے؟ جیسا

(الف) اس کے پاس ۲ کوٹھیاں۔ ایک کراچی اور ایک لاہور میں ہیں۔ جن کی آرائش و زیبائش پر اسٹیٹ لائف کو ہر سال ہزاروں روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

(ب) اس کے پاس ایک سرکاری کار کراچی میں ہے جو ہر وقت اس کے گھر میں بیوی بچوں کے زیر استعمال رہتی ہے اور دوسری سرکاری کار اس کے اپنے لئے وقف ہے، مگر لاگ بک میں غلط اندراج کر کے سرکاری کاروں کو ناجائز استعمال کیا جارہا ہے، لاگ بکوں کو قانون کے مطابق چیک نہیں کیا جارہا۔

(ج) ایک بالکل نئی سرکاری کار خرید کر محکمہ گروپ اور پنشن لاہور کو دی گئی ہے جس کا وہ خود ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہے یہ کار صرف اس کے لاہور میں مقیم بیوی بچوں کے استعمال کے لئے خریدی گئی ہے۔ مگر لاگ بکوں میں فرضی استعمال دکھایا جارہا ہے۔ یہ گاڑی رات کو بھی اس کی۔ رہائش گاہ ۵/۲۴ گلبرگ III لاہور میں کھڑی رہتی ہے۔

(د) یہ کہ لاہور والی کوٹھی اس شرط پر اسے دی گئی ہے کہ تمام چھوٹی موٹی مرمت اور تمام آرائش و زیبائش کا خرچہ صفدر علی چوہدری خود اپنی گرہ سے کرے گا۔ مگر لاہور میں ریجنل اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا انچارج اس کے آدکار افسر کو محض اس لئے لگایا گیا ہے کہ وہ تمام اس قسم کے اخراجات سرکاری طور پر کرے۔ جو کہ وہ کر رہا ہے اور پھر جعلی طریقے سے پیسے وصول کرتا ہے۔ اب اسے اسی وجہ سے ترقی دے دی گئی ہے۔

جب کبھی قادیانیوں کا اجتماع ہوتا ہے تو مبارک احمد ملک اور صفدر علی چوہدری وغیرہ متعلقہ جگہ کا دورہ شو کر کے تمام اخراجات اسٹیٹ لائف سے وصول کرتے ہیں۔ اس امر کی تصدیق ٹی، اے بلوں اور گاڑیوں کی لاگ بکوں سے جانچی جا سکتی ہے، اسی طرح صفدر علی چوہدری اکثر لاہور میں مقیم بیوی بچوں کو ملنے آیا رہتا ہے، مگر سرکاری دورہ شو کر کے ہزاروں روپے ٹی اے ڈی وصول کرتا ہے اس کے علاوہ مبارک احمد ملک زونل ہیڈ لاہور نے مبلغ ... روپے ۱۹۸۳ء کے سارا سال سرکاری خزانہ سے اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ذاتی استعمال کے لئے اپنے پاس رکھے ـــــــــــ

بقیہ: خصائل نبوی

نہ طبیعت اکتاتی ہے۔ اس عورت کا نام مہد بنت ابی ہرود بتلایا جاتا ہے۔ تہامہ مکہ مکرمہ اور اس کے گرد و نواح کو کہتے ہیں وہاں کی رات ہمیشہ معتدل رہتی ہے خواہ دن میں کتنی ہی گرمی ہو۔

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

انوارِ مدینہ

ہے فضا روضۂ اطہر سعادت آشنا
اس حدیثِ عشق سے ہے ساری امت آشنا

چارۂ ہر غم ہے اس کا التفاتِ دلنواز
دردمندوں سے ہے وہ چشمِ عنایت آشنا

گنبدِ خضرا کے جلوے، شہرِ رحمت کا سرور
آج تک اس نور سے ہے روح لذت آشنا

دیدہ و دل میں ہیں انوارِ مدینہ آج بھی
آج بھی سرمستیٔ جاں ہے لطافت آشنا

ہم نے وہ عالم بھی دیکھا وفورِ شوق میں
ہر نفس محوِ ثنا، ہر چشم حیرت آشنا

یاد ہیں آج تک دیارِ مصطفٰے کے شب و روز
دیدۂ مشتاق، آرزو دمساز، رحمت آشنا

ہر نفس خوشبو کے جھونکے ہر نظر تسکینِ جاں
میں بفیضِ رحمتِ عالم ہوں جنت آشنا

ان کا لطف بے کراں ہے سارے عالم پر محیط
ذرہ ذرہ دہر کا جس سے ہے نکہت آشنا

یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ، اعتبارِ زندگی،
لب رہیں حافظؔ مرے ہر آن مدحت آشنا

حافظ لدھیانوی